طالبِ علم اقبال

حسن اختر

پرانے زمانے میں لوگ اپنے بچوں کو پہلے دینی تعلیم دلواتے تھے ، اس کے بعد سکول میں داخل کرواتے تھے چنانچہ علامہ اقبال نے بھی شروع میں دینی تعلیم حاصل کی ۔ دینی تعلیم کے سلسلے میں انھوں نے عربی اور فارسی زبانیں پڑھیں اور ان زبانوں سے ان کا تعلق ہمیشہ قائم رہا ۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے مڈل سکول کا امتحان اگرچہ اسکاچ مشن ہائی سکول سے دیا ، مگر اختیاری مضامین کے طور پر عربی اور فارسی کو منتخب کیا کیونکہ وہ ان زبانوں کو ابتدا میں پڑھ چکے تھے ۔ مولانا عبدالمجید سالک نے اپنی کتاب ذکرِ اقبال میں علامہ اقبال کی تعلیم کے بارے میں لکھا ہے :

''شیخ نور محمد نے مولانا میر حسن کے ارشاد پر اقبال کو اسکاچ مشن ہائی سکول سیالکوٹ میں داخل کروا دیا ۔ اقبال اس سے قبل بھی ابتدائی دینی تعلیم حاصل کر رہے تھے اور سکول میں داخل ہونے کے بعد بھی مولانا سے برابر پڑھتے رہے ۔ کبھی کبھی دینیات کے درس کے لیے مولانا غلام حسن کے ہاں بھی چلے جایا کرتے تھے ۔ مولانا ابراہیم سیالکوٹی کا بیان ہے کہ اقبال نے غالباً ۱۸۸۷ء میں پرائمری ، ۱۸۹۰ء میں مڈل اور ۱۸۹۲ء میں انٹرنس پاس کیا ، تینوں امتحانوں میں انھوں نے وظیفہ حاصل کیا ۔ سید ذکی شاہ کی روایت ہے کہ اقبال نے انٹرنس ۱۸۹۳ء میں پاس کیا ، جب ان کی عمر بیس سال تھی ۔ ہمارے نزدیک یہ روایت زیادہ صحیح ہے ۔''[1]

اس زمانے میں امتحانات کے نتائج بھی پنجاب گزٹ میں شائع ہوتے تھے چنانچہ علامہ اقبال کے امتحانات کے نتائج پنجاب گزٹ میں محفوظ ہیں ۔ اس لیے امتحان پاس کرنے کے درست سنین کا تعین ممکن ہے ۔ علامہ اقبال کے

۱۔ ذکرِ اقبال از مولانا عبدالمجید سالک ، ناشر بزمِ اقبال لاہور ، ص ۱۴ ۔

زمانے میں مڈل کا امتحان بھی پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام ہوتا تھا۔ مڈل سکول کے امتحان کے لیے دو طرح کے امیدوار تھے۔ ورنیکلر اوراینگلو ورنیکلر۔ علامہ نے اینگلو ورنیکلر امیدوار کی حیثیت سے امتحان دیا۔ ان کا رول نمبر ۱۷۹۹ اور عمر پندرہ سال بتائی گئی ہے۔ انھوں نے امتحان میں ۷۰۵ نمبر حاصل کیے۔[۲] مڈل کا امتحان انھوں نے ۱۸۹۱ء میں پاس کیا۔ مولانا ابراہیم سیالکوٹی نے ایک سال ہر امتحان میں کم لکھا ہے۔ انھوں نے پرائمری ۱۸۸۸ء میں اور میٹرک ۱۸۹۳ء میں پاس کیا تھا۔ مولانا سالک نے سید ذکی شاہ کی روایت سے اس وقت ان کی عمر بیس سال تحریر کی ہے۔ اگر ان کا سنِ پیدائش ۱۸۷۳ء تسلیم کیا جائے تو ان کی عمر بیس سال ہی بنتی ہے مگر حکومتِ پاکستان نے سرکاری طور پر ان کا سالِ پیدائش ۱۸۷۷ء قرار دیا ہے، اس طرح ان کی عمر میٹرک کے امتحان کے وقت سولہ سال ہوتی ہے جب کہ علامہ اقبال نے داخلہ فارم میں سترہ برس لکھی تھی۔ انھوں نے میٹرک میں انگریزی، حساب، حفظِ صحت، فارسی اور عربی کے مضامین لے رکھے تھے۔ ان کے نمبر ۴۲۳ تھے اور انھوں نے پوری یونیورسٹی میں آٹھویں پوزیشن حاصل کی تھی، لہذا انھیں بارہ روپے ماہوار وظیفہ ملا تھا۔[۳] جب کہ اول آنے والے امیدوار کو سولہ روپے ماہوار کا ایک اور وظیفہ دیا جاتا تھا۔ علامہ نے مڈل اور پرائمری میں وظیفہ حاصل کیا یا نہیں، اس کا فی الحال کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ علامہ اقبال نے ادھر میٹرک کا امتحان پاس کیا، ادھر ان کی شادی کریم بی بی سے کر دی گئی جن کے بطن سے دو بچے معراج بیگم اور آفتاب اقبال پیدا ہوئے۔

طاہر فاروقی نے سیرتِ اقبال میں سکول کے زمانہ کا ایک واقعہ لکھا ہے۔ ''اقبال کی عمر گیارہ بارہ سال تھی۔ ایک دن آپ کو سکول پہنچنے میں دیر ہوگئی۔ استاد نے تاخیر کی وجہ دریافت کی، تو انھوں نے جواب دیا، اقبال دیر ہی میں آتا ہے۔''[۴] یہ واقعہ خاصا مشہور ہے۔ اس وقت

۲۔ پنجاب گزٹ ۱۸۹۱ء، حصہ سوم، ص ۲۳۷۔

۳۔ ایضاً، ۱۹۸۳ء، حصہ سوم، ص ۶۹۱۔

۴۔ سیرت اقبال از محمد طاہر فاروقی، قومی کتب خانہ لاہور، ۱۹۷۸ ص ۲۹۔

علامہ پرائمری میں پڑھتے ہوں گے ۔

میٹرک کا امتحان پاس کرکے علامہ اقبال نے اسکاچ مشن کالج سیالکوٹ میں داخلہ لیا ۔ اس زمانے میں اسکاچ مشن سکول کو کالج کا درجہ دے دیا گیا تھا ۔ ڈاکٹر عبدالسلام خورشید نے ان کے اس زمانہ کی تعلیم کے بارے لکھا ہے :

''انٹرنس کا امتحان پاس کرنے کے بعد اقبال اسکاچ مشن کالج میں داخل ہوئے اس کالج کی تاسیس ۱۸۸۸ء میں ہو چکی تھی ۔ اقبال کی تعلیم کے زمانے میں یہ کالج گورنمنٹ سکول کی عمارت میں واقع تھا اور کالج کا تدریسی عملہ پانچ افراد پر مشتمل تھا ، جن کے نام یہ ہیں : جان ڈبلیو ینگسن ڈی ۔ ڈی (پرنسپل) ۔ نرنجن داس بی ۔ اے ، ہرنام سنگھ بی ۔ اے ، پنڈت تیرتھ رام اور مولوی میر حسن شاہ ۔ اس زمانے میں کالج میں یہ مضامین پڑھائے جاتے تھے : انگریزی ، فلسفہ ، ریاضی ، سائنس ، عربی ، فارسی اور سنسکرت ، اقبال نے انگریزی کے علاوہ کون کون سے مضامین لیے ، اس بارے میں کچھ علم نہیں ۔ کالج کے زمانے میں اقبال کیسے طالب علم تھے ؟ اس سلسلے میں کوئی دستاویزی ثبوت بھی موجود نہیں البتہ شواہد ان کی ذہانت اور قابلیت کے غماز ہیں ۔ اول یہ کہ انٹرس کا امتیاز کے ساتھ امتحان پاس کیا تھا ، وظیفہ بھی حاصل کیا اور تمغہ بھی ۔ ظاہر ہے یہی رنگ ایف ۔ اے میں بھی رہا ہوگا ۔''۵

ڈاکٹر صاحب کے اس بیان میں بعض باتیں اصلاح طلب ہیں ۔ علامہ اقبال نے میٹرک کے امتحان میں وظیفہ حاصل کیا تھا مگر انہیں تمغہ نہیں ملا تھا ۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ انہیں علم نہیں کہ علامہ اقبال کے ایف ۔ اے میں انگریزی کے علاوہ کون سے مضامین تھے جب کہ پنجاب گزٹ میں نتیجہ کے اعلان کے ساتھ مضامین بھی درج ہیں ۔ چنانچہ گزٹ سے پتہ چلتا ہے کہ ایف ۔ اے میں ان کے مضامین انگریزی ، حساب ، عربی اور فلسفہ تھے ۔ انہوں نے ایف ۔ اے کا امتحان ۱۸۹۵ء میں درجہ دوم میں پاس کیا ۔ بارہ دوسرے طالب علموں نے درجہ اول حاصل کیا ۔ علامہ اقبال کی چوھترویں (۷۴) پوزیشن تھی اور انہوں نے ۲۷۶ نمبر حاصل کیے تھے ، ان کا رول نمبر ۳۸۲ تھا ۔ ان کے علاوہ ہرنام داس

۵- سرگزشت اقبال از ڈاکٹر عبدالسلام خورشید ، اقبال اکادمی ، پاکستان ، لاہور ، ص ۱۷ ، ۱۸ ۔

اور امر سنگھ نے بھی ۲۷۶ نمبر حاصل کیے تھے[6] لہذا ڈاکٹر صاحب کا یہ قیاس درست نہیں کہ میٹرک والا رنگ ایف ۔ اے میں بھی قائم رہا ہوگا ۔

علامہ اقبال نے شعر گوئی کا آغاز سکول کے زمانہ ہی میں کر دیا تھا ۔ ان کی ایک غزل بقول پروفیسر حمید احمد خاں ''زبان دہلی'' کے نومبر ۱۸۹۳ء کے شمارہ میں شائع ہوئی تھی[7] ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ علامہ نے اس سے پہلے شعر کہنے شروع کر دیے تھے ۔ سر عبدالقادر اس سلسلے میں رقم طراز ہیں :

''ابھی سکول ہی میں پڑھتے تھے کہ کلام موزوں زبان سے نکلنے لگا ۔ پنجاب میں اردو کا رواج اس قدر ہو گیا تھا کہ ہر شہر میں زبان دانی اور شعر و شاعری کا چرچا کم و بیش موجود تھا ۔ سیالکوٹ میں بھی شیخ محمد اقبال کی طالب علمی کے دنوں میں ایک چھوٹا سا مشاعرہ ہوتا تھا ۔ اس کے لیے اقبال نے کبھی کبھی غزل لکھنی شروع کر دی ، شعرائے اردو میں ان دنوں نواب مرزا داغ دہلوی کا بہت شہرہ تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شیخ محمد اقبال نے بھی انہیں خط لکھا اور چند غزلیں اصلاح کے لیے بھیجیں ۔ اس طرح اقبال کو اردو زبان دانی کے لیے بھی ایسے استاد سے نسبت پیدا ہوئی جو اپنے وقت میں زبان کی خوبی کے لحاظ سے فن غزل میں یکتا سمجھا جاتا تھا ۔''[8]

ایف ۔ اے پاس کرنے کے بعد علامہ اقبال لاہور آ گئے اور گورنمنٹ کالج میں داخلہ لیا ۔ سید نذیر نیازی نے اپنی کتاب ''دانائے راز'' میں لکھا ہے کہ جب اقبال گورنمنٹ کالج میں آئے اس وقت مولانا محمد حسین آزاد کالج میں استاد تھے[9] یہ درست نہیں ۔ جب علامہ لاہور آئے اس وقت آزاد ریٹائر ہو چکے تھے گورنمنٹ کالج میں بی اے میں وہ انگریزی ، عربی اور فلسفہ پڑھتے تھے ۔ انھوں نے ۱۸۹۷ء میں

۶۔ پنجاب گزٹ ۱۸۹۵ء ، جلد سوم ، ص ۹۴۷ ، ۹۴۸ ۔

۷۔ بحوالہ زندہ رود ــــ حیاتِ اقبال کا تشکیلی دور ، لاہور ۱۹۷۹ ، ص ۶۹ ۔

۸۔ مقدمہ ، بانگِ درا از شیخ عبدالقادر ، ص و ، ز ۔

۹۔ دانائے راز سید نذیر نیازی ــــ اقبال اکادمی پاکستان ، لاہور ۔ ۱۹۷۹ء ، ص ۱۱۳ ۔

بی ۔ اے کا امتحان درجہ دوم میں پاس کیا ۔ درجہ اول صرف چار امیدواروں نے حاصل کیا ۔ علامہ اقبال اور اگر وال مدن گوپال دونوں نے ۲۶۰ نمبر حاصل کر کے گیارھویں پوزیشن حاصل کی ۔ گزٹ میں غلطی سے ان کی عمر ۱۹ برس لکھی گئی ہے جو کہ ۲۱ برس ہونی چاہیئے تھی ۔ اس امتحان میں علامہ نے وظیفہ حاصل نہیں کیا مگر عربی میں اول آنے پر ایف ۔ ایس جمال الدین میڈل حاصل کیا ۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن چغتائی اپنے مضمون علامہ اقبال کا گورنمنٹ کالج سے تعلق میں لکھتے ہیں :

"۱۸۹۷ء میں انہوں نے بی ۔ اے کا امتحان امتیاز سے پاس کیا تو ان کو عربی اور انگریزی میں اول آنے پر طلائی تمغے بطور انعام ملے ۔"[10]

علامہ اقبال انگریزی میں اول نہیں آئے ۔ یہ امتیاز اس کالج کے ایک اور طالب علم گوپال سنگھ چاولہ کو حاصل ہوا تھا جنہوں نے پٹیالہ سائم گولڈ میڈل حاصل کیا[11] علامہ اقبال کو ایک اور تمغہ ملا تھا اور وہ خلیفہ محمد حسن ایچی سن میڈل تھا ۔ یہ ان طالب علموں کو دیا جاتا تھا جو بی ۔ اے میں انگریزی اور عربی کے مضامین رکھنے والے طلبا میں اول آئے ہوں ۔ علامہ اقبال کو بی ۔ اے کی ڈگری اور یہ تمغے اس جلسہ تقسیم اسناد میں دیئے گئے جو ۴ جنوری ۱۸۹۸ء کو گورنمنٹ کالج لاہور کے ہال میں منعقد ہوا ۔ گورنر نے اسناد تقسیم کیں ۔ اس وقت سر سی ۔ اے رو پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر تھے[12] ۱۸۹۹ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے انہوں نے ایم ۔ اے فلسفہ کا امتحان تیسرے درجہ میں پاس کیا ۔ اس وقت ایم ۔ اے ایک سال کا ہوتا تھا ۔ اس لیے یہ نتیجہ نکالنا درست معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ۱۹۹۸ء میں یا تو امتحان ہی نہیں دیا یا ناکام ہو گئے ہوں گے ۔ ۱۸۹۸ء میں انہوں نے قانون کا امتحان بھی دیا تھا ، جس میں وہ ناکام ہو گئے تھے لہٰذا عین ممکن ہے کہ انہوں نے اس کی تیاری کی ہو اور ایم ۔ اے کا امتحان نہ دیا ہو ۔ بہرحال ۱۸۹۹ء میں وہ واحد امید وار تھے ، جنہوں

۱۰۔ علامہ اقبال کا گورنمنٹ کالج سے تعلق (مطبوعہ راوی اقبال نمبر ۱۹۷۳ء ص ، ۱۳) ۔

۱۱۔ پنجاب گزٹ ۱۸۹۸ء حصہ سوم ۔ ص ، ۳۵۷ ۔

۱۲۔ پنجاب گزٹ ۱۸۹۸ء حصہ سوم ۔ ص ، ۳۵۲ ۔

نے ایم اے فلسفہ کا امتحان پاس کیا لہٰذا وہ پنجاب یونیورسٹی میں اول آئے اور خان بہادر شیخ نانک بخش میڈل کے حقدار قرار پائے۔ یہ تمغہ انہیں ۴ جنوری ۱۹۰۰ء کو گورنمنٹ کالج لاہور کے ہال میں منعقدہ کانووکیشن میں دیا گیا اس وقت مسٹر ڈی گارڈن واکر وائس چانسلر تھے۔۱۳

گورنمنٹ کالج میں علامہ اقبال کواڈ رینگل جو اب اقبال ہوسٹل کہلاتا ہے، میں رہتے تھے، جہاں دوستوں کے ساتھ ان کی محفل جمتی تھی، اور گپ بازی اور شعر گوئی کا بازار خوب چمکتا تھا اور کون جانتا تھا کہ یہ شخص آئندہ چل کر شاعر مشرق اور تصور پاکستان کا خالق کہلائے گا۔ لاہور میں انھوں نے مشاعروں میں بھی شرکت کی۔ ابھی وہ بی۔ اے کے پہلے سال میں ہی تھے کہ انھوں نے حکیم امین الدین کے مکان پر مجلس مشاعرہ میں شرکت کی اور اپنی وہ غزل پڑھی جس کا یہ شعر بہت مشہور ہے:

موتی سمجھ کے شان کریمی نے چن لیے
قطرے جو تھے مرے عرقِ انفعال کے

اس مشاعرے میں ارشد گورگانی بھی تھے جنھوں نے اس شعر کی دل کھول کر داد دی۔

۱۸۹۹ء میں ہی علامہ اقبال اورئینٹل کالج لاہور میں میکلوڈ پنجاب عربک ریڈر مقرر ہوئے اور بعد میں گورنمنٹ کالج لاہور میں بہ حیثیت اسسٹنٹ پروفیسر آ گئے جہاں سے وہ ۱۹۰۵ء میں مزید تعلیم کے حصول کے لیے یورپ روانہ ہو گئے۔ لندن میں انھوں نے ٹرینیٹی کالج سے بی۔ اے اور لنکنز ان سے بار ایٹ لاء کی ڈگریاں لیں۔ میونک یونیورسٹی نے ان کو ان کے تحقیقی مقالے بعنوان The Development of Meta physics in persia پر پی ایچ۔ ڈی کی ڈگری عنایت کی۔

سکول کے زمانہ میں علامہ اقبال اپنے استاد شمس العلماء مولوی میر حسن سے بہت زیادہ متاثر تھے۔ ان کا اثر ان پر تمام زندگی رہا۔ جب علامہ اقبال کو سر کا خطاب دیا جانے لگا تو آپ نے شرط لگائی کہ وہ یہ خطاب اس صورت میں قبول کریں گے، اگر ان کے استاد مولوی

۱۳۔ پنجاب گزٹ ۱۹۰۰ء حصہ سوم۔ ص، ۸۶۲۔

میر حسن کو بھی شمس العلماء کا خطاب دیا جائے چنانچہ دونوں خطاب ایک ہی دن یعنی۔ یکم جنوری ۱۹۲۳ء کو دیئے گئے۔

گورنمنٹ کالج کے زمانۂ طالب علمی میں وہ پروفیسر آرنلڈ کو بہت زیادہ پسند کرتے تھے اور آرنلڈ بھی انہیں بہت چاہتے تھے چنانچہ انہیں اورینٹل کالج لاہور میں ملازمت دلوانے میں پروفیسر آرنلڈ کا بھی ہاتھ تھا۔ آرنلڈ کے انگلستان چلے جانے کے بعد علامہ اقبال نے ان کی جدائی سے متاثر ہو کر نالۂ فراق کے نام سے ایک نظم بھی کہی جس میں ارادہ ظاہر کیا کہ وہ بھی جلد انگلستان جائیں گے چنانچہ کچھ عرصہ بعد ہی وہ رخصت لے کر انگلستان روانہ ہوگئے، یہاں بھی ان کا تعلق پروفیسر آرنلڈ سے قائم رہا۔ شیخ عبدالقادر کا بیان ہے کہ وہ شاعری کو ترک کر دینا چاہتے تھے مگر پروفیسر آرنلڈ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے اپنے اس ارادہ سے باز رہے۔ یوں دیکھا جائے تو پروفیسر آرنلڈ نے ہمارے لیے ایک عظیم شاعر کو بچا لیا ورنہ کیا معلوم اقبال کیا بن جاتے۔

اقبال اور جمالیات

از

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر

''اقبال اور جمالیات'' اپنے موضوع کے اعتبار سے ایک منفرد تصنیف ہے۔ اس نے نہ صرف جمالیات کی ثروت میں بلکہ اقبالیات، اسلامی ثقافت اور اردو ادبیات کی ثروت میں بھی گراں قدر اضافہ کیا ہے۔ جمالیاتی اقدار کیا ہیں؟ اور ان کی ادب و فن میں اہمیت کیا ہے؟

زیرِ نظر کتاب میں یہ جواب اپنی واضح و جامع صورت میں ملتا ہے۔

صفحات : ۹۹۰ قیمت : ۳۵ روپے

ناشر

اقبال اکادمی پاکستان

۱۱۶ - میکلوڈ روڈ، لاہور